



امریکہ میں ہندوستانی معاشرہ

متن اور تصاویر: سبستین جان

ایک ایسے تارک وطن کلچر کا انتہا ہے جو امریکہ کے آمیزگاہ میں بالآخر اپنے وجود کو قائم کر رہا ہے۔ امریکہ میں ۲۰۰۰ کی مردم شماری کے مطابق ایڈیسن کی تقریباً ۱,۰۰,۰۰۰ کی آبادی میں ۵.۷٪ افغان ہندوستانی امریکی ہیں۔ امریکہ کی کسی بھی میونسپلی میں ہندوستانی امریکی باشندوں کا یہ سب سے بڑا نیصد ہے اور اس میں اب بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ ایڈیسن کے میٹر جن چوپی کا اندازہ یہ ہے کہ اب ہندوستانی اور ہندوستانی امریکی دو قومی مشترک آبادی میں ایک تہائی کے برابر ہے۔

متاثر باشندوں کو یاد ہے کہ ۱۹۸۰ کی دہائی میں کوئی کمی چھوٹی چھوٹی دکانیں ہوتی تھیں اور ایسے

انڈور کرکٹ سے ہندو مندر، پان کی دکانیں، ڈوسے اور بربانی کے استال اور اسٹور کے شو کیسون میں سمجھی سازیوں تک، یہ مشرقی امریکی شہری علاقے، ہندوستانی میونسپلٹی معلوم ہوتا ہے۔

نیو جرسی کے شہر ایڈیسن میں اوک ٹری روڈ پر گازی چلاتے وقت ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بیسے نی دلی کے لاجپت گرمارکیٹ سے گزر رہے ہیں۔ البتہ کچھ نیا یا فرق نظر پر ہندوستانیوں کا علاقہ کم و بیش تین کلومیٹر تک پھیل گیا ہے اور اس علاقے میں ذی انگریز پروں کی بڑی پڑی ہندوستانیوں کی اکتوبر کم و بیش تین کلومیٹر تک پھیل گیا ہے اور اس علاقے میں ہندوستانی تارکین وطن کے لئے تمام شلوں اور رہگوں کے لوگ ان دکانوں پر آتے ہیں۔ ایڈیسن میں ہندوستانی تارکین وطن کے اس طرح سمجھا ہو جانے کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ ایڈیسن میں مکان کی قیمتیں کم ہیں اور مکان کے ساتھ تھوڑی سی اور کچھ ہوئی تجارتی بھی مل جاتی ہے اس لئے شویارک میں کام کرنے والے ہندوستانیوں نے ۱۹۹۰ کی دہائی میں اور اس کے بعد کے برسوں میں بھی ایڈیسن میں تجسس ہونے کا سلسہ جاری رکھا۔

وہاں صرف ڈساؤنچن ہنچ کے ریٹائرمنٹ ہی نہیں بلکہ ایسے سارے کاروبار پر ہوں چکل رہے ہیں جن کا تعلق ہندوستان سے ہے۔ آپ ۲۸ کلومیٹر کی گواہی میں کرکٹ کے بیٹ خرید سکتے ہیں ہندی فلموں کے علاوہ گاڑیوں کی پارکنگ کیلئے کافی جگہ موجود ہے۔ ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ کار کے باران بجائے جائیں۔ یہ ”تل انڈیا“ ہے۔ اس شہر میں اس سے پہلے چاننا ناڈن بنے ”تل انڈیا“ اور اب ”تل انڈیا“ ہے۔ وہ



دائن: ایسیلن، نیو جرسی کے سوامی تاراٹن مندر میں باسکٹ بال کھیلتے ہوئے بچے۔

اوپر: ہلس بورو، نیو جرسی میں ذریم کرکٹ کی فراہم کردہ سہولتوں میں ایک پریکٹس سیشن۔



مہندر بوہرہ اور ان کے دوست اپنی برانڈ کے کرکٹ کے ساز و سامان فروخت کرتے ہیں۔



اپر: ہندوستانی امریکی
اونٹریو روڈ پر شام کے وقت
چھل قدمی کرتے ہوئے۔

دائیں: ہندوستانی امریکی
دستی کے مرکز اونٹریو روڈ
پر سازیوں کا ایک شو روم۔



دائیں: نیو برونسویک، نیو
جرسی کے کے مارٹ
ذہارشنت استور میں بطور
کیشیٹ کام کرتی کیرلہ کی
ایک تارک و طن لی لئی
میتھیو



قصے کاتعارف

ایمیں ناون کارپ ۸۳ مربع کوئینٹر ہے جو ایک موج تھامس الائٹیں کی لیباریزی کی وجہ سے مشہور ہے۔ ایمیں نے اسی لیباریزی میں برقی باب انجاو کیا اور پہلی بار ساؤنڈریکارڈ بیگی کی۔ اس ناون کے ویب سائٹ (<http://www.edisonni.org>) پر انتہائی فخر سے اس کا اعلان کیا گیا ہے کہ "اس قبیلے کے پیک اسکوں میں بہت اچھی پڑھائی ہوتی ہے اور ان کے تناخ بہت اچھے آتے ہیں۔ شرکے محل و قوع میں مرکز ہے ہے بڑیں کے ماحول میں کافی سماں گھنی رہتی ہے اور بیہاں کی طرح کی برادریاں آباد ہیں۔ جس کی وجہ سے ایمیں نے رہتے، کام کرنے اور خاندان کی پروپریتی کرنے کے لئے ایک اچھی جگہ بن گیا ہے۔ ایمیں میں تین لاہوریاں ہیں اور ۱۲ بڑار سے کم طباوطاہات کے لئے ۷۷ اسکول ہیں۔ بیہاں کے پار بہت شاندار ہیں۔ اس قبیلے میں ۵ پارک ہیں اور یہاں ویب سائٹ پر ایک "فائل" فائلہ دی پر لیکن پارک "کا بھی ہے۔

ریاست کا تعارف

جنوبی امریکی کی ۱۳ اصل ریاستوں میں سے ایک ہے۔ وہاں کے رہنے والے ایک ٹھنڈا نہ ہو پہنچنے نے پہلا امریکی پرچم ڈین اکیا تھا جس میں ۱۳ ستارے اور وہاریاں شامل کی تھیں۔ اسی ریاست میں پرانشن اور رٹگریس یونیورسٹیاں قائم ہیں اور اک انتہائی ایجنسی پورت واقع ہے اور ترقیٰ شہر اسلامیتی بھی سیکھی ہے۔



قصے کے سکتے ہیں اور شادی کی سائزیاں چن سکتے ہیں۔ انفوس بولا سافت اور رین یونیکسی جیسی بڑی ہندوستانی کمپنیوں نے اس علاقے میں اپنے دفاتر قائم کئے ہیں۔ یہ چیزیں خوشحالی کی علاالتیں ہیں مگر یہ علاالتیں اوک نری روڈ پر اچاک ابھر کر سائنسیں آئیں۔ ہندوستانی برادری کے ایک کارکن اور ایک ٹریول ایجنسی کے ماں لک پر ڈپ کھاری نے ۱۹۹۰ کی دہائی کے ابتدائی بررسیوں میں بہت خراب فوں میں بھی ہندوستانیوں کو خوش ہے میں مددی۔ اس وقت کا عالم یہ تھا کہ ایمیں میں ہندوستانی امریکیوں کی تجارت کو پھولتے پھلتے دیکھ کر مقامی لوگوں میں تعصّب پیدا ہوا تھا اور اسی کی وجہ سے کوئھاری کی ٹریول ایجنسی کے بالکل نئے دفتر کو خندوں نے جلا ڈالا تھا۔ وہرے کاروبار بھی جاہ کے گئے تھے جس سے ہندوستانی برادری خوفزدہ ہو گئی تھی۔ کوئھاری کی سمجھیں یہ بات آگئی تھی کہ کچھ ہنچ کچھ کرتا ہو گا۔ کوئھاری ۱۹۹۰ میں امریکا کے تھے اور جس وقت گزیر شروع ہوئی تھی اسی وقت وہ ایڈن میں منتقل ہوئے تھے۔ ان کی عمر ۲۱ سال ہے۔ کوئھاری نے سب سے پہلے تمام تاجریوں کو تحدی کیا۔ اس کے بعد رات کو پہرہ دینے کا سلسلہ شروع کیا۔ رات کی پہرہ داری اتنی مضبوط ہو گئی کہ انہوں نے کچھ خندوں کا تعاقب کرنا شروع کیا تاکہ انہیں گرفتار کیا جاسکے۔ ہندوستانیوں نے اپنی ٹکا ہتھیں عدا توں میں بھی پیش کیں۔ گجراتیوں کے لئے نور اتری کرامی جس میں ہر سال ہزاروں کی تعداد میں لوگ شریک ہوتے ہیں۔ اگرچہ کوئھاری نے اس سچائی کو تسلیم کیا ہے کہ ابھی بھی کہیں کہیں کشیدگی ہے لیکن خوشی کی بات یہ ہے کہ مقامی برادری نے بہت حد تک ہندوستانیوں کو پناہیا ہے۔ میکر چوپی کا کہنا ہے۔ ہندوستانی برادری اپنے ساتھ ایمیں کی ناوان شپ میں رہنا گئی کی دولت لے کر آئی۔ اس برادری میں کئی نمایاں ڈاکٹری ہیں۔ ان کے علاوہ اطلاعاتی مکانات کی صفت کے ماہرین بھی بڑی تعداد میں ہیں۔ ہمارے ملک اور ہندوستان کے درمیان بڑھتی ہوئی عالمی تجارت کے اس سبب ایمیں میں ہندوستانی برادری کی تیز رفتار ترقی بھی ہے۔ یہ برادری آگے بھی کنکانیوں پر مبنی ترقیات ایمیں نے لائے گی اور اس کے نتیجے میں ہماری میکری مالا مال کرے گی۔" کمار بانی ایک رسالہ بڑا اٹھایا تھا لے ہیں۔ اس کا دفتر قریب ہی واقع ایسٹ برنس وک میں ہے۔ اس رسالے میں امریکہ میں ہندوستانی تاجریوں کے کامیاب ہونے کی کہانیاں چھاپی جاتی ہیں اور سرمایکاری سے متعلق مشورے فراہم کئے جاتے ہیں۔ اشہار دینے والوں سے اشہار کی بات کرتے وقت بانیوں اعدادو شمار چیزوں کرتے ہیں۔ سب سے پہلے وہ یہ کہتے ہیں کہ جنوبی ایمیں ہندوستانیوں کی آبادی ۲۰۰۰ میں ایک لاکھ تھری ہزار تھی جو ان کی تحقیق کے مطابق ۲۰۰۷ء میں بڑھ کر دو لاکھ تھری ہزار ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ ہندوستانی امریکی مرکز برائے سیاسی بیویاری کے مطابق امریکہ میں رہنے والے تمام ہندوستانیوں میں سے تقریباً ۲۰ فیصد ایسے ہیں جن کے پاس یا تو ماسٹر ڈگری ہے یا ڈاکٹریت کی ڈگری ہے یا وہ سری پیشہ ور ان ڈگریاں ہیں (جو کوئی اوسط کے پانچ گناہ کے برابر ہے) اور میں لج کے ۲۰۰۳ کے ایک مطالعے کے مطابق امریکہ میں رہنے والے ۲۲ ہندوستانی میں سے ایک کروپتی ہے۔ جب وہ ان اعدادو شمارے اشتہر بازو کو واقع کرتے ہیں تو بانی کے قول کے مطابق ان میں سے ۹۹ فیصد کاروگل ہوتا ہے "اچھا۔ جج جج" اس نے تم لوگ ان لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ "کیا آپ اس منڈی میں واٹل ہوتا چاہیں گے؟" ان کا کہنا ہے کہ چونکہ اشہار دینے والے یہ شتر لوگوں کا جواب ہوتا ہے "ہاں" اس نے ان کا کاروبار بڑھ رہا ہے۔ انہوں نے ۲۰۰۲ میں جب اپنا رسالہ شروع کیا تھا تو اس کی ۵۰۰۰ کاپیاں چھاپی چیزیں اور اب ۳۰،۰۰۰ کاپیاں چھاپ رہے ہیں۔ وہرے کاروبار بھی پھول پھل رہے ہیں۔ مہندر بورہ (۱۳) ڈریم کرکٹ کے شریک بانی ہیں۔ یہ کمپنی اپنے براؤن اینڈ ولس کرکٹ کیسز برائٹ کو فروغ دے رہا ہے۔ انہوں نے ۲۰۰۰ میں نیویارک ائیٹس میں سائز رکیوس یونیورسٹی سے گرجیویت ہونے کے بعد بطور شوق

اوپر باشیں: ایڈیسن، نیو جرسی کا ایک ساؤنٹھ اندین ریسٹورنٹ۔

باشیں وسط میں: راؤ جی پنڈل ایڈیسن کی اوک نری روڈ پر ماما پان شاپ میں۔

نیچے باشیں: اوک نری روڈ پر ایک ریسٹورنٹ میں کتاب تیار کرتا ہوا ایک شیف۔



اپنا ایک ویب سائٹ dreamcricket.com شروع کیا تھا۔ تب سے اب تک انہوں نے ایک لمباراستہ طے کیا ہے۔ امریکہ میں وقت گزاری کیلئے فنیتی فٹ بال کا چلن ہے جس میں فٹ بال کے شیدائی حقیقی فٹ بال ٹیموں کے کھلاڑیوں سے اپنے پسندیدہ کھلاڑی چن کر اپنی ٹیم بناتے ہیں اور ٹینچ کے دوران ان کھلاڑیوں کی حقیقی کارکردگی کی بنیاد پر مقابلہ کرتے ہیں۔ اسی سے تحریک پا کر بورہ نے اپنا فنیتی کرکٹ کے پیشوں اور دوسرا میشوپیچوں کی ڈی وی ڈی بھی فروخت کرتا ہے۔ بورہ ۱۹۹۰ کی دہائی میں بھی سے یونیورسٹی کی تعلیم حاصل کرنے کیلئے امریکہ پہنچتے تھے۔ وہ نیوجرسی کے پرسن میں رہتے ہیں اور وہیں سے اپنا کاروبار جلاتے ہیں۔ نیوجرسی میں اور کیلی فورنیا کے فریموٹ میں وہ کرکٹ کا سازہ سامان آن لائن اور اسٹور سے باہر فروخت کرتے ہیں۔ بورہ اور کمپنی میں ان کے پیشہ احباب اب بھی دن کے وقت کام کرتے ہیں (وہ ایک گناہوںی فرم سے وابستہ ہیں) لیکن انہیں اس کا یقین ہے کہ امریکہ میں جیسے جیسے اسپورٹس کے طور پر کرکٹ کی مقبولیت میں زیادہ اضافہ ہوتا جائے۔

مزید معلومات کے لئے:

ایڈیسن

<http://www.edisonnj.org/>

نیوجرسی

<http://www.state.nj.us/>

ہے۔ وہ ایک سندھی کلیدی ٹیلی ویژن نیٹ ورک "امکن ایشین ٹی وی" کے لئے اشتہارات کے فروخت کا کام کرتے ہیں۔ اسٹی وی پر ہندوستان، سینما اور جنوبی کوریا کے پروگرام دکھائے جاتے ہیں۔ اگرچہ وہ پہلے کرکٹ کھیلا کرتے تھے لیکن اب اپنا فاضل وقت و کلب کے انتظامات میں لگاتے ہیں اور انہوں نے ایمیز میں ایک لائنس بھی کھیلوں کی خدمات حاصل کر لی ہیں جو عمومی فنڈ فراہم کرتے ہیں اور کنگ فٹری بھی سرپرستی حاصل کی ہے جو مفت پیر فراہم کرتی ہے۔ انہوں نے بنیت ہوئے کہا کہ "ہم لوگ بہت سندھی تیسرے جشن مناتے ہیں یا اسی سندھی تیسرے میں اپنے رنج غم ڈبو دیتے ہیں۔"

پوری ریاست نیوجرسی کے لئے کرکٹ ٹیک کا آغاز ۱۹۹۳ء میں ہوا۔ اس وقت ٹیک میں حصہ لینے والی کرکٹ ٹیموں کی تعداد ۳۲ تھی جو کہ اب ۴۳ تک ہو گئی ہے۔ چونکہ اب اپا نسل کے میں اسلئے ہٹکنے زیادہ بہتر کھلاڑیوں کو اپنی طرف متوجہ کیا ہے اور چونکہ شہر کا حامی بھی ان کا ساتھ دے رہے ہیں اس لئے اب ان کی رسمی ایک عام بامقصود میدان تک ہو گئی ہے جہاں کرکٹ منابع ڈھنگ سے بھی جا سکتی ہے جب کہ اس سے پہلے تک میں بال میڈی اون میں کرکٹ بھی جاتی تھی۔

چونکہ بہت سارے جنوبی ایشیائی بیہاں تھے ہو گئے ہیں اسلئے کرکٹ میں دل چھمی بڑھی ہوئی ہے اور ایڈیشن میں سینما گھروں کے اندر ہندوستان اور پاکستان کے کرکٹ میچ دکھائے جاتے ہیں۔ ہکو کو اس کا اندازہ ہے کہ کسی اوسط امریکی کو اس کھیل میں دل چھمی لینے کے لئے مکمل کرنا دشوار ہے اگرچہ غیر ہندوستانی عام طور پر پہنچنے والے کمیٹیوں جب کہیں کرکٹ کا تھیج ہوتا رہتا ہے تو وہاں سے گزرتے وقت رکتے ہیں ایک نظر ڈالتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ یہ سب کچھ کیسا ہے۔ ہکو ان سوالوں کا مقدمہ بھر جواب دیتے ہیں لیکن ان کا کہنا ہے کہ "امریکیوں کے لئے یہ بات سمجھنا بہت شکل ہے کہ کسی کھیل میں چھ سات گھنٹے کیسے جائے گا۔" ان کا خیال ہے کہ اب جو اور چھ گھنٹے تو نہیں شروع ہوا ہے اسے کرکٹ کو کافی محتویات ملے گی۔

قرب کے اسلامیں میں ایڈیشن سوای تاراں مندر کے رضا کا رجی طرح طرح کے سوالات کا جواب دینے کے عادی ہو گئے ہیں۔ مقامی اپنالوں کے لئے سال میں ایک بار چندہ تھیں کرنے کی مہم کے دوران یاد یاد کی موقعاً پر جب مندر کے مجرمان اپنے غیر ہندووستوں کو مدد کرتے ہیں تو آس پاس کے لوگ ان سے ہندتو کے بارے میں سوالات پوچھتے ہیں۔ چندہ اکٹھا کرنے کی مہم کے دوران یہ رضا کا راعیاتیں کے عوض ایک خاص دوری تک چلنے کا عہد کرتے ہیں۔ ایک وکیل سدھارتھ دہل کا ہجن کے ماں باپ ہندوستانی امریکی ہیں کہنا ہے "کہم لوگوں کو برادری کو اس کا موقع دیا جائے کہم ایک دوسرے کے بارے میں جان سکیں اور ایک دوسرے کو پیچان سکیں۔"

ایک شخص نے لمبا چاہیں۔ ان کے والدین بھی ہندو امریکی ہیں۔ انہوں نے حال ہی میں کانٹے سے فراغت حاصل کی ہے۔ وہ قریب کی رٹ گرس یونیورسٹی میں ہندو اسٹوڈنٹس کوںسل کے لیڈر ہیں۔ وہ اپنے اس روں سے متعلق سوالوں کے جواب دیتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ "کچھ ملطاحمیاں ہیں۔ لیکن وہ کم ہیں اور کہیں کہیں ہیں۔" انہوں نے ابھی حال ہی میں یونیورسٹی کے احاطے کے اندر وحدت بمقابلہ کثرت کے عنوان سے ایک بھث کا انظام کرایا۔ لمبا چاہیے اول انہری سے مندرجہ مذہبی اور گجراتی زبان کی کاسوں میں حصہ لینا شروع کر دیا تھا۔ انہوں نے کہا "میں زیادہ بیدار فرد ہیں گیا ہوں۔ مجھے محبوں ہوتا تھا کہ میں کسی بڑی چیز میں شامل ہوں۔ میں یہ بات فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ اب میں (گجراتی میں) اپناتام لکھ سکتا ہوں۔" لمبا چاہیا کہنا ہے کہ پہلی بار امریکہ آ کر بس جانے والے ہندوستانیوں کی دوسری اور تیسری نسل کے لوگ اس مندر کے کام کا جمیں زیادہ شریک ہو رہے ہیں۔ وہ اپنی طبقیتیں کے زیادہ سے زیادہ ارکین کو مندرجہ طرف راغب کر رہے ہیں۔ ہندوستان و اپنی جاتا ان کا ایک بڑا خواب ہے لیکن اس سے پہلے وہ اپنی گجراتی پر مدرس حاصل کر لینا چاہتے ہیں۔



سمیعنیں جان ہندوستانی قلکار اور فوٹوگرافر ہیں اور وہ واشنگٹن ڈی سی میں رہتے ہیں۔
اس مضمون کے متعلق اپنی رائے اس پتے پر لکھتے ہیں۔
editorspan@state.gov



اوپر: جگدیش سدانہ (بائیں) اور پدم اکھنہ۔

ایڈیشن، نیو جرسی کے اندیانیکا ڈانس اسکول میں۔

دائیں پدم اکھنہ اور ان کی طالبات ڈانس اسکول میں

پریکٹس کرتے ہوئے۔

نیچے: کھار بلا نی ایسٹ برونس وک، نیو

جرسی میں اپنے بیٹے اندیانیوز پیپر کے دفتر میں۔

نیچے دائیں: ایسٹ برونس وک میں بالی ووڈ

پروگرام کا ایک منظر۔



گاؤریم کرکٹ بھی کل وقت مصروفیت میں تبدیل ہو جائے گا۔

اول ہکو کو ہجی ای طرح ایڈیشن کرکٹ کلب سے امیدیں وابستہ ہیں۔ ۷۲۰۰ میں اس کلب نے ریاست کیرٹن پر کرکٹ کے مقابلے کرائے۔ ہکو شیری ہیں۔ ان کا پیچپن امریکہ میں ہی گزار۔ پوری دنیا میں کئی مقامات پر قیام کرنے کے بعد وہ پھر ۱۹۹۹ء میں امریکہ واپس آگئے۔ اب ان کی عمر ۷۳ سال

امریکہ میں چھوٹے ہندوستان

امریکے کے کئی شہروں میں "چھوٹے ہندوستان" پائے جاتے ہیں ان میں جری سی نیوجرسی بندرا وارک شی، نیو یارک میں جسون ہائس؛ بار لے کی میں سان فرانسیسکو اور آرمیڈیا کے قریب لاس انجلس کے جنوب میں ایکی فوریا میں؛ ڈکا گوئیں؛ ڈیان ایب شو کے کارے کارے ایلی اونے اور رکس اس کے اوٹن میں۔